

# ۱ فتویٰ

یہ تحریر اس دہشت گردی اور خود کش حملوں سے متعلق ہے جن سے پاکستان اور اہل پاکستان سخت بے چین اور لہو لہان ہو رہے ہیں اور جن سے ہمارے دشمن فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں ہم متفقہ طور پر تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے علماء اور مفتیان حضرات یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ :

- ۱۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان، آئینی و دستوری لحاظ سے ایک اسلامی ریاست ہے، جس کے دستور کا آغاز اس قومی و ملی میثاق قرار داد مقاصد سے ہوتا ہے: اللہ تبارک و تعالیٰ ہی کل کائنات کا بلا شرکت غیرے حاکم ہے اور پاکستان کے جمہور کو جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق ہے، وہ ایک مقدس امانت ہے۔ نیز دستور میں اس بات کا اقرار بھی موجود ہے کہ اس ملک میں قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون نہیں بنایا جائے گا اور موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔
- ۲۔ ہم متفقہ طور پر اسلام اور برداشت کے نام پر انتہا پسندانہ سوچ اور شدت پسندی کو مسترد کرتے ہیں یہ فکری سوچ جس جگہ بھی ہو، ہماری دشمن ہے اور اس کے خلاف فکری و انتظامی جدوجہد دینی تقاضا ہے۔
- ۳۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ فرقہ وارانہ منافرت، مسلح فرقہ وارانہ تصادم اور طاقت کے بل پر اپنے نظریات کو دوسروں پر مسلط کرنے کی روش شریعت کے احکام کے منافی اور فساد فی الارض ہے نیز اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور و قانون کی روح سے ایک قومی و ملی جرم ہے اس لیے ہم ریاستی اداروں کی جانب سے ایسی سرگرمیوں کے خلاف بھرپور جدوجہد کی درخواست کرتے ہیں۔
- ۴۔ پاکستان میں نفاذ شریعت کے نام پر طاقت کا استعمال، ریاست کے خلاف مسلح محاذ آرائی، تخریب و فساد اور دہشت گردی کی تمام صورتیں جن کا ہمارے ملک کو سامنا ہے اسلامی شریعت کی رو سے ممنوع اور قطعی حرام ہیں اور بغاوت کے زمرے میں آتی ہیں اور ان کا تمام تر فائدہ اسلام اور ملک دشمن عناصر کو پہنچ رہا ہے۔
- ۵۔ ہم پاکستان کے تمام مسلکوں اور مکاتب فکر کے نمائندہ علماء شرعی دلائل کی روشنی میں اتفاق رائے سے خود کش حملوں کو حرام قرار دیتے ہیں اور ہماری رائے میں خود کش حملے کرنے والے، کروانے والے اور ان حملوں کی ترغیب دینے والے اور ان کے معاون پاکستانی اسلام کی رو سے باغی ہیں اور ریاست پاکستان شرعی طور پر اس قانونی کارروائی کی مجاز ہے جو باغیوں کے خلاف کی جاتی ہے۔
- ۶۔ دینی شعائر اور نعروں کو نجی عسکری مقاصد اور مسلح طاقت کے حصول کے لیے استعمال کرنا قرآن و سنت کی رو سے درست نہیں۔
- ۷۔ جہاد کا وہ پہلو جس میں جنگ اور قتال شامل ہیں کو شروع کرنے کا اختیار صرف اسلامی ریاست کا ہے اور کسی شخص یا گروہ کو اس کا اختیار حاصل نہیں۔ ریاست سے بالاتر کسی گروہ کی ایسی کارروائی فساد اور بغاوت ہے جو اسلامی تعلیمات کی رو سے سنگین اور واجب تعزیر جرم ہے۔

۸۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تمام شہری، دستوری و آئینی میثاق کے پابند ہیں، جس کی رو سے ان پر لازم قرار پاتا ہے کہ وہ بہر صورت حب الوطنی اور ملکی و قومی مفادات کا تحفظ پہلی ترجیح کے طور پر کریں اور اس پر کسی صورت آنچ نہ آنے دیں، ملک و قوم کے اجتماعی مفادات کو کسی بھی عنوان سے نظر انداز کرنے کی حکمت عملی اسلامی تعلیمات کی رو سے عہد شکنی اور غدر قرار پاتی ہے، جو دینی نقطہ نظر سے سنگین جرم اور لائق تعزیر ہے۔

۹۔ ریاست پاکستان میں امن و سکون قائم کرنے اور دشمنان پاکستان کے خلاف جو جدوجہد ضرب عضب اور ردالفساد کے نام سے شروع کی گئی ہے ہم اس کی بھرپور تائید کرتے ہیں۔

(سنہ ۱۴۳۸ھ)

محمد ریاض الحسن  
ناظم تعلیمی و ثقافتی مدارس السلفیہ

حیدر، حفیظ، حمزہ

1۔ چوہدری سید سعید الرحمن صاحب  
حاجی بہرورد عالم

سید قلی  
سید مصطفیٰ  
قتین محمد رفیع عثمانی  
شیر نیچے علامہ گلدار

نیشنل عہد بہرورد عالمیہ کراچی (بہرورد جہانگیر)

عبدالرحمن صاحب

ڈاکٹر محمد رفیق افتخار جلالی  
ڈائریکٹر نیشنل جامعہ اسلامیہ کراچی

غلام انصاری کراچی  
ڈائریکٹر نیشنل جامعہ نظامیہ بہرورد ریلوے پورہ

صلاح الدین  
ڈاکٹر ابرار حسین سکسٹھ کراچی

محمد عثمان ظفر رئیس دارالافتاء  
جامعہ صنوبریہ ضلع العلوم (روستائی)

چوہدری افضل حیدری  
چوہدری افضل حیدری

کافیہ لادرا ہوسٹل  
ڈائریکٹر نیشنل جامعہ المنتظرہ اسلام آباد  
مکرم احمد شاہی مدرسہ اربعہ دارالکرام

عبدالمجید صاحب

ڈاکٹر محمد الزواق اسکندر  
مہتمم جامعہ علوم اسلامیہ بہرورد ٹاؤن، حیدرآباد  
امیر عالی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان